



# دائرۃ الافتاء اہلسنت

(دعوتِ اسلامی)

Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat



تاریخ: 13-04-2019

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ریفرنس نمبر: Aqs 1570

## صرف تراویح کے لیے داڑھی رکھنے اور بعد میں کٹوا دینے والے حافظ کے پیچھے نماز

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض حافظ سارا سال داڑھی منڈاتے یا کٹوا کر ایک مٹھی سے کم رکھتے ہیں اور رمضان المبارک سے ایک، دو ماہ پہلے کٹوانا چھوڑ دیتے ہیں اور تراویح کے لیے امام بن جاتے ہیں اور رمضان گزرتے ہی معاذ اللہ دوبارہ کٹوا دیتے ہیں، ایسوں کے پیچھے تراویح پڑھنا یا ان کو تراویح کے لیے امام بنانا کیسا ہے؟ اور ایسے حافظ عموماً یہی کہتے ہیں کہ ہم نے داڑھی کٹوانے سے توبہ کر لی ہے، آئندہ ایسا نہیں کریں گے، لیکن مشاہدہ یہی ہے کہ وہ رمضان کے بعد دوبارہ کٹوا لیتے ہیں۔ آپ رہنمائی فرمائیں کہ ایسے حافظ کو امام بنایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے اور ایک مٹھی سے کم کرنا حرام ہے، لہذا داڑھی منڈے یا خشکشی داڑھی رکھنے والے امام کے پیچھے کوئی بھی نماز، چاہے فرض ہو یا تراویح، پڑھنا جائز نہیں اور اسے امام بنانا بھی ناجائز و گناہ ہے اور اس کے پیچھے اگر نماز پڑھ لی، تو وہ مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ یعنی دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

لہذا وہ حافظ جس کے بارے میں مشاہدہ یہی ہے کہ رمضان میں تراویح کے لیے کچھ ماہ تک داڑھی کٹوانا چھوڑ دیتا ہے اور تراویح سنانے کے بعد دوبارہ اسی حالت پر پھر جاتا ہے، تو اس کو ہرگز امام نہ بنایا جائے، جب تک رمضان کے بعد بھی ایک، دو سال تک بہتری والی حالت واضح نہ ہو جائے۔ حافظ کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کر لی ہے۔ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا ہے، لیکن ہم اس کو اس وقت تک امام نہیں بنائیں گے، جب تک اس کی ظاہری حالت قابلِ اطمینان نہ ہو جائے۔

داڑھی سے متعلق بخاری شریف میں ہے: ”عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خالفوا

المشرکین و فروا اللہی و احموا الشوارب و کان ابن عمر اذا حج أو اعتمر قبض علی لحیتہ فما فضل أخذہ“

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور جو مٹھی سے زائد ہوتی، اسے کاٹ دیتے تھے۔ (صحیح البخاری، ج 2، ص 398، مطبوعہ لاہور)

امام کمال الدین ابن ہمام علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”واما الاخذ منها وهی دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنة الرجال فلم يبجحه احد“ ترجمہ: داڑھی ایک مٹھی سے کم کروانا جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور زنانہ وضع کے مرد کرتے ہیں، اسے کسی نے بھی مباح نہیں قرار دیا۔ (فتح القدیر، جلد 2، صفحہ 352، کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”داڑھی کتروا کر ایک مشت سے کم رکھنا حرام ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 98، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک مٹھی سے کم داڑھی والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعداء ہے۔ چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”داڑھی ترشوانے والے کو امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 603، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

داڑھی ترشا کر ایک مٹھی سے کم کرنے والے کو امام بنانا بھی گناہ ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ”وہ فاسق معلن ہے اور اسے امام کرنا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی۔ غنیہ میں ہے: ”لو قدموا فاسقا یا ثمنون“ اگر لوگوں نے فاسق کو مقدم کیا تو وہ لوگ گنہگار ہوں گے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 544، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فاسق کی توبہ کے قبول کرنے اور اسے امام بنانے کے بارے میں سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ”اللہ عزوجل اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہ بخشتا ہے۔ ﴿وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السيئات﴾ (اور وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ معاف کرتا ہے) جو لوگ توبہ نہیں مانتے، گنہگار ہیں، ہاں اگر اس کی حالت تجربہ سے قابل اطمینان نہ ہو اور یہ کہیں کہ تونے توبہ کی اللہ توبہ قبول کرے۔ ہم تجھے امام اس وقت بنائیں گے، جب تیری صلاح حال ظاہر ہو، توبہ بجا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 605، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فسق علانیہ کا مرتکب شخص اگر اپنے گناہ سے توبہ کر لے اور توبہ کے بعد اس کی ظاہری حالت قابل اطمینان ہو جائے، تو اس کو امام بنانے میں حرج نہیں۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت سے فاسق معلن جس نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی تھی،

اس کی امامت کے بارے میں سوال ہوا، تو آپ نے جواب میں فرمایا: ”جب بعد توبہ صلاح حال ظاہر ہو، اس کے پیچھے نماز میں حرج نہیں، اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 605، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین رحمہ اللہ سے جب پوچھا گیا کہ بعض حفاظ کرام رمضان المبارک میں تراویح پڑھانے کے لیے داڑھی منڈوانا چھوڑ دیتے ہیں تاکہ تراویح پڑھا سکیں، کیا ان کا یہ عمل درست ہے؟

تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”مذہب صحیح پر ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے۔ منڈوانے والا یا کاٹ کر حد شرعی سے کم کرنے والا فاسق ہے۔ فاسق کی امامت مکروہ اور اس کو امام بنانا گناہ ہے۔ اس کے پیچھے جو نمازیں پڑھی جائیں گی، ان کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ فرض اور تراویح سب کا حکم ایک ہی ہے۔ جو حفاظ ایسا کرتے ہیں کہ رمضان میں داڑھی رکھتے ہیں اور رمضان کے بعد کٹوا دیتے ہیں، وہ عوام اور شریعت کو دھوکہ دیتے ہیں اور شریعت کو دنیا کمانے کے لیے استعمال کرتے ہیں، ان لوگوں کے قول و فعل کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔“

(وقار الفتاویٰ، جلد 2، ص 223، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

واللہ اعلم عز وجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

07 شعبان المعظم 1440ھ / 13 اپریل 2019ء



الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہل سنت کا مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے